سوال

فسخ نکاح کا کیا طریقہ ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فسخ نکاح کا کیا طریقہ ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خاونداور بیوی میں علیحدگی دو طریقوں سے ہوتی ہے یا تو طلاق یا پھر فسخ نکاح کے ذریعہ

اوران دونوں میں فرق یہ ہے کہ خاوند کی جانب سے ازدواجی تعلق کو ختم کرنا طلاق کہلاتا ہے، اوراس کے کچھ مخصوص اور معروف الفاظ ہیں

اوررہا فسخ نکاح تو یہ عقد نکاح کو توڑنا اور ازدواجی ارتباط کو بالکل اصلا ختم کرنے کا نام ہے گویا کہ یہ ارتباط تھا ہی نہیں، اور یہ قاضی یا شرعی حکم کے ذریعہ ہوگا

اوران دونوں میں درج ذیل فرق پایا جاتا ہے :

1 طلاق صرف خاوند کے الفاظ اوراس کے اختیار ورضا سے ہوتی ہے، لیکن فسخ نکاح خاوند کے الفاظ کے بغیر بھی ہوجاتا ہے، اوراس میں خاوند کی رضا اور اختیار کی شرط نہیں

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ہر وہ جس سے تفریق اور علیحدگی کا فیصلہ کیا جائے اور خاونداس کے الفاظ نہ بولے، اوراسے نہ چاہے تو یہ علیحدگی طلاق نہیں کہلائیگی " انتہی دیکھیں : الام (128/5)

2 طلاق کے کئی ایک اسباب ہیں، اور بعض اوقات بغیر کسی سبب کے بھی ہوسکتی ہے، بلکہ طلاق تو صرف خاوند کا اپنی بیوی کو چھوڑنے کی رغبت سے ہوگی

لیکن فسخ نکاح کے لیے سبب کا ہونا ضروری ہے جو فسخ کو واجب یا مباح کرے

فسخ نکاح ثابت ہونے والے اسباب کی مثالیں :

خاونداور بیوی کے مابین کفو ومناسبت نہ ہونا جنہوں نے لزوم عقد میں اس کی شرط لگائی ہے.

جب خاوند یا بیوی میں سے کوئی ایک اسلام سے مرتد ہوجائے، اور دین اسلام میں واپس نہ آئے

جب خاوند اسلام قبول کرلے اور بیوی اسلام قبول کرنے سے انکار کردے، اور وہ مشرکہ ہو اور اہل کتاب سے تعلق نہ رکھتی ہو

خاوند اور بیوی میں لعان ہوجائے

خاوند کا نفقہ و اخراجات سے تنگ اور عاجز ہوجانا، جب بیوی فسخ نکاح طلب کرے

خاوند یا بیوی میں سے کسی ایک میں ایسا عیب پایا جائے جو استمتاع میں مانع ہو، یا پھر دونوں میں نفرت پیدا کرنے کا باعث بنے

3 فسخ نکاح کے بعد خاوند کو رجوع کا حق حاصل نہیں اس لیے وہ اسے نئے عقد نکاح اور عورت کی رضامندی سے ہی واپس لا سکتا ہے

لیکن طلاق رجعی کی عدت میں وہ اسکی بیوی ہے، اور اسے پہلی اور دوسری طلاق کے بعد اسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے بیوی راضی ہو یا راضی نہ ہو

فسخ نکاح میں مرد جن طلاقوں کی تعداد کا مالک ہے اسے شمار نہیں کیا جاتا

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور خاوند اور بیوی کے مابین جو فسخ نکاح ہو تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی، نہ تو ایک اور نہ ہی اس کے بعد " انتہی دیکھیں : کتاب الام (199/5)

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" فسخ نکاح اور طلاق میں فرق یہ ہے کہ اگرچہ ہر ایک سے خاوند اور بیوی میں علیحدگی اور تفریق ہوجاتی ہے : فسخ یہ ہے کہ جب اس کے بعد خاوند اور بیوی دوبارہ نکاح کریں تو وہ پہلی عصمت پر ہیں، اور عورت اپنے خاوند کے پاس تین طلاق پر ہوگی (یعنی خاوند کو تین طلاق کا حق ہوگا) اور اگر اس نے فسخ نکاح سے قبل طلاق دی اور رجوع کرلیا تو اس کے پاس دو طلاقیں ہونگی " انتہی دیکھیں : الاستذکار (181/6)

5 طلاق خاوند کا حق ہے، اور اس میں قاضی کے فیصلہ کی شرط نہیں، اور بعض اوقات خاوند اور بیوی دونوں کی رضامندی سے ہوتی ہے

لیکن فسخ نکاح شرعی حکم یا پھر قاضی کے فیصلہ سے ہوگا، اور فسخ نکاح صرف خاوند اور بیوی کی رضامندی سے نہیں ہوسکتا، الا یہ کہ خلع کی صورت میں

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" دونوں (یعنی خاوند اور بیوی) کو بغیر عوض (یعنی خلع) کے فسخ نکاح پر راضی ہونے کا حق حاصل نہیں، اس پر اتفاق ہے " انتہی دیکھیں : زاد المعاد (598/5).

6 دخول سے قبل فسخ نکاح عورت کے لیے کوئی مہر واجب نہیں کرتا، لیکن دخول سے قبل طلاق میں مقرر کردہ مہر کا نصف مہر واجب ہوتا ہے

لیکن خلع یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مطالبہ کرے کہ وہ مالی عوض یا پھر مہر سے دستبردار ہونے کے مقابلہ میں اس سے علیحدگی اختیار کرلے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتوی کمیٹی

محدث فتوی